اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ ... (masthead verse)

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...
بیرون ہند سالانہ ...

ایڈیٹر غلام نبی

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۶ | مورخہ ۲۸ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم شنبہ | مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۹۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ اپریل آج لاہور سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت جو لاہور میں تشریف فرما ہیں۔ بہت ناساز ہو جانے کی وجہ سے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سندھ کے لئے روانہ نہ ہوئے۔ اور کل بھی حضور لاہور میں اقامت فرمائیں گے۔ احباب حضرت ام المومنین کی صحت کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ حرم رابع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی صاحبزادی لاہور میں بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب ان کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں۔

آج مقامی دفاتر اور سکولوں میں آخری جمعرات کی تعطیل رہی۔

۲۵۔ اپریل ایک شخص تیجا سنگھ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے سابق مہر سنگھ کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہماری جماعت میں سے ہر شخص کو ولی اللہ بننا چاہیئے

"بہت سے آدمی ایسے ہیں۔ کہ جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ سے ڈرو۔ اور اس کے اوامر کی پابندی کرو۔ اور نواہی سے پرہیز کرو۔ تو وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم نے کیا ولی بننا ہے۔ اس قسم کا کلمہ میرے نزدیک کفر ہے یہ خدا تعالیٰ پر بدگمانی ہے۔ خدا تعالیٰ کے حضور کیا کمی ہے۔ وہ کوئی سرکار کی محدود نوکریاں تو نہیں ہیں۔ جو ختم ہو جائیں۔ بلکہ جو کوئی خدا تعالیٰ کے ساتھ سچے تعلقات پیدا کرے۔ وہ ان فیوض سے بہرہ ور ہو سکتا ہے۔ جو پہلے راستبازوں کو دیئے گئے ہیں۔ ع

برکریماں کارہا دشوار نیست۔

خدا نے جو ان کا نام ولی رکھا ہے۔ تو کیا ولی بننا خدا تعالیٰ کے نزدیک مشکل ہو سکتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ بہت ہی سہل ہے ہاں اس کے لئے ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ راستی سے قدم رکھنے والا ہو۔ اور اس کی راہ میں صبر و استقلال اور وفاداری کے ساتھ چلنے والا ہو۔ کوئی دکھ۔ اور کوئی تکلیف اور مصیبت اس کے قدم کو ڈگمگا نہ سکے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرتا ہے۔ اور ان باتوں سے الگ ہو جاتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی نارضامندی کا موجب ہوتی ہیں۔ بلکہ پاکیزگی اور طہارت اختیار کرتا ہے اور گندی باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ بھی اس سے ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے۔ اور اس کے قریب ہو جاتا ہے لیکن اگر کوئی خدا تعالیٰ سے دور ہوتا جائے۔ اور گندگی سے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ تو پھر خدا تعالیٰ بھی اس کی پروا نہیں کرتا۔ جیسے فرمایا ہے۔ فلما زاغوا ازاغ اللہ قلوبھم۔ ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ ہمت نہ ہار بیٹھے۔ یہ بڑی مشکلات نہیں ہیں۔ میں تمہیں یقیناً کہتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہماری مشکلات آسان کر دی ہیں۔ کیونکہ ہمارے سلوک کی راہیں اور ہیں۔ ہمارے ہاں یہ حالت نہیں ہے۔ کہ کمریں جھک جائیں۔ یا ناخن بڑھ جائیں۔ یا پانی میں کھڑے رہیں۔ اور چلہ کشیاں کریں۔ یا ہاتھ خشک کریں۔ اور یہاں تک کہ صورتیں بھی مسخ ہو جائیں۔ ان صورتوں کے اختیار کرنے سے وہ لوگ بخیال خویش باخدا ہونا چاہتے ہیں۔ لیکن میں دیکھتا ہوں۔ کہ خدا تو کیا ملتا ہے۔ انسانیت بھی جاتی رہتی ہے۔ مگر ہمارے سلوک کا یہ طریق نہیں ہے۔ بلکہ اسلام نے بہت ہی آسان راہ رکھی ہے۔ اور وہ کشادہ راہ ہے۔ جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ اب اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھائی ہے۔ تو اس طور پر نہیں۔ کہ دعا تو سکھا دی۔ لیکن سامان کچھ نہیں۔ بلکہ جہاں دعا سکھائی ہے۔ وہاں سب کچھ موجود ہے چنانچہ اگلی سورت میں اس قبولیت کا اشارہ ہے۔ جہاں فرمایا ذالک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین۔ [illegible] ... غرض یہ ہے کہ [illegible]

خلافت جوبلی فنڈ

مخلصین قادیان سے اپیل

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

خلافت جوبلی فنڈ کے تعلق میں گزشتہ رات جو جلسہ مسجد اقصےٰ میں منعقد ہؤا تھا۔ اس میں جماعت قادیان نے پچیس ہزار روپیہ فراہم کرنے کی ذمہ واری لی تھی اور خاکسار راقم الحروف کو کمیٹی برائے فراہمی چندہ کا رکن منتخب کیا گیا تھا۔ گو اخلاص اور قربانی کی روح کے سامنے یہ رقم کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن جماعت قادیان کی عام مالی حالت کے پیش نظر اور ان غیر معمولی چندوں کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس سال درپیش ہیں۔ یہ رقم ایک کافی بھاری رقم ہے جس کا پورا کرنا خاص جدوجہد اور منظم کوشش چاہتا ہے ؛

جیسا کہ رات کی تقریروں میں اس بات کو واضح کیا گیا تھا۔ یہ تجویز اس لحاظ سے ایک نہائت اہم تجویز ہے کہ اس کے ذریعہ سے جماعت کے ان جذبات شکر و امتنان کا امتحان منصور ہے۔ جو اس کے دل میں سلسلہ عالیہ احمدیہ اور خلافت کے متعلق قائم ہیں۔ کیونکہ خدا کے فضل سے ۱۹۳۹ء کے اوائل میں اگر ایک طرف خلافت ثانیہ کے پچیس سال پورے ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف انہی ایام میں سلسلہ احمدیہ کے قیام پر بھی پچاس سالہ میعاد پوری ہوتی ہے۔ اس طرح اس فنڈ کو کامیاب بنا کر ہمارے دوست اس بات کا عملی ثبوت دیں گے۔ کہ وہ ان ہر دو عظیم الشان نعمتوں یعنے قدرت اولےٰ اور قدرت ثانیہ کی قدر کو پہچانتے۔ اور ان کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اب جبکہ یہ تجویز پبلک کے سامنے آچکی ہے۔ تو اس تجویز کو کامیاب بنانا قومی غیرت کا بھی اولین تقاضا ہے پس میں امید کرتا ہوں۔ کہ ہمارے قادیان کے دوست جنہوں نے خدا کے فضل سے اس وقت تک ہر قسم کی قربانی کا بہترین نمونہ دکھایا ہے۔ اس موقعہ پر بھی دوسروں کے لئے ایک اعلےٰ نمونہ بننے کی کوشش کریں گے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کر دینگے کہ وہ حقیقی معنوں میں خدائی سلسلہ کی مرکزی جماعت ہیں ؛

اپنے دوستوں کی آگاہی کے لئے میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ کسی شخص کی چندہ دینے کی طاقت صرف اس کی ماہوار یا سالانہ آمد سے پرکھی نہیں جاتی۔ بلکہ جائداد بھی چندہ دینے کی طاقت کا حصہ ہے۔ اور اگر ایک شخص ایسا ہے۔ کہ وہ اپنی جائداد کا کوئی حصہ بیع یا رہن کرکے ایک نیک تحریک میں حصہ لے سکتا ہے۔ مگر وہ محض اس وجہ سے حصہ نہیں لیتا۔ کہ بزعم خود اس کی ماہوار آمد اس چندہ کی متحمل نہیں ہے۔ تو یقیناً وہ اپنے آپ کو ایک اعلےٰ نیکی سے محروم کرتا ہے۔ صحابہ میں کثرت کے ساتھ ایسے شخصوں کی مثالیں ملتی ہیں۔ کہ وہ ماہوار یا سالانہ آمد بہت کم رکھتے تھے۔ لیکن جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کوئی چندہ کی تحریک ہوتی تھی۔ تو وہ اپنی کوئی جائداد یا اثاثہ فروخت کرکے چندہ دینے والوں کی صف اول میں کھڑے ہوتے تھے۔ عقلاً بھی دیکھا جائے۔ تو جب ہم اپنی دنیوی ضروریات کے لئے بسا اوقات اپنی جائدادوں کے رہن رکھنے یا بیع کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ دینی ضروریات کے لئے ہم اپنی جائدادوں کیطرف سے آنکھ بند کرکے صرف اپنی ماہوار یا سالانہ آمد کا خیال کرنے لگ جائیں

پس میں امید کرتا ہوں کہ مرکز سلسلہ کے مخلص احباب اس مبارک تحریک میں جسے کامیاب بنانا ہمارے اخلاص اور محبت اور غیرت کا اولین فرض ہے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے کہ وہ اخلاص اور قربانی میں ہر دوسری جماعت کے لئے ایک بہترین نمونہ ہیں۔ میں انشاء اللہ کمیٹی برائے فراہمی چندہ کے ممبروں سے مشورہ کرکے عنقریب تفاصیل شائع کروں گا۔ کہ یہ چندہ کس طرح اور کس ریٹ سے جمع کرنا ہے۔ مگر اس وقت اس نوٹ کے ذریعہ میں احباب کو ہوشیار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ وہ اپنے اس وعدہ کے مطابق جو انہوں نے خدا کے گھر میں بیٹھ کر کیا ہے۔ بیش از پیش قربانی کے لئے تیار رہیں ؛

علاوہ اس کے میں اس وقت یہ بھی اعلان کرنا چاہتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی توفیق اور فضل کے ساتھ میں انشاء اللہ اس بات کی کوشش کرونگا کہ جو پچیس ہزار کی رقم جماعت قادیان نے اپنے ذمہ لی ہے۔ اس میں سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی طرف سے کم از کم دس ہزار روپے کی رقم پیش کرے۔ اس رقم میں وہ وعدے مجرا ہوں گے۔ جو اس سے قبل ہمارے خاندان کے افراد کی طرف سے ہو چکے ہیں۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹے اور لڑکیاں اور ان ہر دو کی اولاد اور داماد اور بہوئیں شامل ہوں گی۔ اس طرح قادیان کی باقی جماعت پر صرف پندرہ ہزار روپے کا بار رہ جائیگا جو جماعت کے اخلاص اور موقعہ کی اہمیت کے لحاظ سے یقیناً زیادہ نہیں۔ وباللہ التوفیق ونعم المولیٰ ونعم الوکیل

ایک نہایت مفید کتاب

چودہری محمد شریف صاحب مولوی فاضل قادیان نے "سلسلہ عالیہ احمدیہ" کے نام سے ایک نہائت مفید کتاب تالیف کی ہے۔ جس میں آسان اور عام فہم طریق سے ایسے اہم مسائل کی تشریح کی ہے۔ جو تبلیغ احمدیت سے خاص تعلق رکھتے ہیں۔ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت اور آپ کی کامیابی کا ذکر کیا ہے۔ کتاب دلچسپ اور مفید ہے کم استطاعت اصحاب کو صرف دو آنے محصولڈاک روانہ کرنے پر مل سکتی ہے۔ ایسے احباب منگا کر پڑھیں۔ اور اس سے تبلیغ احمدیت میں مدد لیں۔ ملنے کا پتہ چودہری محمد شریف صاحب مولوی فاضل [illegible] قادیان

درخواست ہائے دعا

فتح محمد صاحب شر کراچی مقدمہ میں باعزت بریت کے لئے۔ محمد یونس صاحب حکیم وینگورلہ ضلع رتناگری دینی و دنیوی مشکلات کے دور ہونے کے لئے۔ ڈاکٹر نور احمد صاحب راولپنڈی گریڈ کے امتحان میں کامیابی کے لئے۔ چودہری باغ دین صاحب نائب ذیلدار چک ۱۰ ایس بی اپنی لڑکی رشیدہ بیگم کی صحت یابی کے لئے خواجہ محمد صادق صاحب پلیٹ فارم انسپکٹر دہلی اپنی اسامی پر مستقل ہونے کے لئے۔ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب وٹرنری اسسٹنٹ جتوئی اپنی صحت کے لئے۔ محمد ابراہیم صاحب مدرس مومن عبد الستار کی صحت کے لئے جناب خلیفہ عبد الرحیم صاحب جموں کی لڑکی کی امتحان میں کامیابی کے لئے اور محمد صادق صاحب برادر محمد طفیل صاحب امرتسر کی صحت کے لئے جن کا اپریشن ہونے والا ہے دعا فرمائی جائے ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ صفر ۱۳۵۷ھ

خاتمیت محمدیہ کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ

126

خدا تعالیٰ کا عجیب تصرف ہے۔ کہ وہی ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب جو اپنی زندگی کے آخری ایام میں "خاتمیت محمدیہ" کے اس نظریہ سے جو جماعت احمدیہ رکھتی ہے شدید اختلاف کا اظہار کرتے رہے۔ ان کی وفات پر ان کے ایک مخلص ثناخواں نے انہی کی ذات کو پیش کرکے اس نظریہ کی نہایت صاف اور واضح الفاظ میں تائید کی ہے:۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ یہ ہے۔ کہ وہ تمام کمالات نبوت جو تمام انبیا کو حاصل ہوئے۔ اپنی انتہائی شان میں آپ کی ذات مجمع جمیع صفات میں کامل طور پر پائے جاتے ہیں۔ اور ان کمالات کے لحاظ سے جو شان آپ کی ہے۔ وہ نہ آج تک کسی کو حاصل ہوئی۔ اور نہ آئندہ ہوسکتی ہے:۔

اس نظریہ کے ثبوت میں بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ملفوظات سے بطور مثال ایک دو حوالے پیش کئے جاتے ہیں:۔

آپ فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جو خاتم النبیین ہیں۔ اور آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔ تو یہ نبوت اس طرح پر ختم نہیں ہوئی۔ جیسے کوئی گلا گھونٹ کر ختم کردے ایسا ختم قابل فخر نہیں ہوتا۔ بلکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نبوت ختم ہونے سے یہ مراد ہے۔ کہ طبعی طور پر آپ پر کمالات نبوت ختم ہوگئے۔ یعنی وہ تمام کمالات متفرقہ جو آدم سے لے کر مسیح ابن مریم تک نبیوں کو دیئے گئے تھے۔ کسی کو کوئی۔ اور کسی کو کوئی۔ وہ سب کے سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع کردیئے گئے۔ اور اس طرح پر آپ طبعاً خاتم النبیین ٹھہرے اور ایسا ہی وہ جمیع تعلیمات وصایا۔ اور معارف جو مختلف کتابوں میں چلے آتے ہیں۔ وہ قرآن شریف پر آکر ختم ہوگئے۔ اور قرآن خاتم الکتب ٹھہرا"

(الحکم ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۵ء)

ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین کے متعلق جماعت احمدیہ کے اس نظریہ کی نسبت یہ کہنا کہ "یہ قادیانی افکار میں انکار خاتمیت کا نظریہ ہے" بہت بڑا افترا ہے۔ اور خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس افترا کی پُر زور تردید فرما چکے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوت یقین۔ معرفت۔ اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے۔ اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ نہیں مانتے۔ اور ان کا ایسا ظرف ہی نہیں ہے۔ وہ اس حقیقت، اور راز کو جو خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت میں ہے۔ سمجھتے ہی نہیں ہیں۔ انہوں نے صرف باپ دادا سے ایک لفظ سُنا ہوا ہے۔ اور اس کی حقیقت سے بے خبر ہیں۔ وہ نہیں جانتے۔ کہ ختم نبوت کیا ہوتا ہے۔ اور اس پر ایمان لانے کا مفہوم کیا ہے۔ مگر ہم بصیرت تام سے جس کو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتے ہیں"

حقیقت یہی ہے۔ کہ خاتم النبیین کے متعلق جماعت احمدیہ کے نظریہ پر اعتراض کرنے اور اسے غلط قرار دے کر یہ کہنے والے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درِ نبوت کو بالکل مسدود کردیا ہے۔ نہ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ سے آگاہ ہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی شان سے واقف۔ نبوت کو بند کردینا کونسی خوبی ہے۔ کہ اسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کیا جائے۔ اور یہ کونسا کمال ہے۔ کہ اسے خدا تعالیٰ کا احسان سمجھا جائے:۔

ایک اور موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں قرآن شریف سے یہ استنباط کرتا ہوں۔ کہ سب انبیاء کے وصفی نام آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیئے گئے۔ کیونکہ آپ تمام انبیاء کے کمالات متفرقہ اور فضائل مختلفہ کے جامع تھے۔ . . . . وہ کمالات، اور خوبیاں آپ کی ذات میں جمع ہوگئیں چنانچہ ان خوبیوں۔ اور کمالات کے جمع ہونے ہی کا نتیجہ تھا۔ کہ آپ پر نبوت ختم ہوگئی۔ اور یہ فرمایا۔ کہ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ختم نبوت کے یہی معنی ہیں۔ کہ نبوت کی ساری خوبیاں۔ اور کمالات تجھ پر ختم ہوگئے"

(الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

ان الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ خاتم النبیین کے متعلق جماعت احمدیہ کا نظریہ نہایت واضح اور نہایت معقول۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کے شایان ہے۔ لیکن پچھلے دنوں ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کا ایک مضمون جب بعض اخبارات میں شائع ہوا۔ تو اس میں "خاتمیت محمدیہ" کے عقیدہ کے متعلق لکھا کہ "خاتم النبیین کے متعلق قادیانی نظریہ قادیانی افکار کو ایسی راہ پر ڈال دیتا ہے۔ کہ اس کی انتہا نبوت محمدیہ کے کامل و اکمل ہونے سے انکار ہے"

اس مضمون کا مفصل جواب تو اسی وقت لکھ دیا گیا تھا۔ اب صرف یہ بتانا ہے کہ "ختم" کے لفظ سے جو استدلال جماعت احمدیہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق کرتی ہے۔ اور جس کی بناء پر اس کا یہ نظریہ ہے کہ تمام کمالاتِ نبوت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامل طور پر حاصل تھے۔ نہ یہ کہ آپ کے ظہور پر نور سے نعوذ باللہ نبوت بند ہوگئی۔ اس کی تائید ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے ایک محب مرزا جلال الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے ایسے طریق سے کی ہے۔ جس پر ڈاکٹر صاحب موصوف کی ذات کا بھی دخل ہے۔ چنانچہ جناب مرزا صاحب موصوف نے ڈاکٹر صاحب کی وفات پر جو نوحہ لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

"ختم تھی تجھ پہ دوستی جس کا بنا رفیق تو
اس سے رہا تو ہمنوا مثل عنادل چمن"...

اس شعر میں دوستی کو ڈاکٹر صاحب پر ختم قرار دیا گیا ہے۔ مگر کوئی ہوشمند انسان اس کا یہ مفہوم نہیں لے سکتا۔ کہ اب کوئی کسی سے دوستی نہیں رکھیگا۔ کیونکہ اب دوستی ڈاکٹر سر اقبال پر ختم ہوگئی ہے بلکہ ہر ایک یہی سمجھیگا۔ کہ مداح کے نزدیک ڈاکٹر صاحب میں دوستی نبھانے کا کمال انتہائی درجہ کا پایا جاتا تھا۔ تو معلوم نہیں یہی مفہوم خاتمیت محمدیہ کے متعلق کیوں نہیں لیا جاتا۔ اور کیوں یہ کہدیا جاتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی صورت میں کسی کو نبوت کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا:۔

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱۶۸) حج

جو لوگ عالم ہیں ان سے پوچھو کہ حج کا اصل اور مرکزی نقطہ کیا ہے۔ تو وہ فوراً کہہ دیتے ہیں۔ کہ ۹ ذی الحجہ کو عصر سے مغرب تک عرفات کے میدان میں جمع ہو کر دعا کرنا اصل حج ہے۔ بالکل درست۔ مگر پھر ہم اس آیت کے کیا معنی کریں۔ وللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا (آل عمران) نیز فمن حج البیت او اعتمر یعنے حج تو بیت اللہ کا ہوتا ہے۔ اور اس کا مرکزی نقطہ کعبہ ہے۔ نہ کہ عرفات بے شک وہ بھی نسک میں داخل ہے۔ جیسے صفا مروہ پر دوڑنا اور دیگر عبادات ادا کرنا مگر حج کے لفظ کی اصل وابستگی کعبہ کے ساتھ ہے۔ بیت اللہ حج کا مرکز اور دل ہے۔ اور باقی تمام مناسک بطور اعضاء جوارح ہیں۔ قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ گو لوگ کچھ اور کہتے رہیں۔ سورۃ حج میں ایک آیت حج کے بیان میں یہ ہے۔ کہ ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق۔ جس نے حج کی اصلیت کو واضح کر دیا ہے۔

(۱۶۹) طہارت کے مختلف طریق

ان اللہ یحب التوابین و یحب المتطہرین سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ کو پاکیزگی اور طہارت بہت پسند ہے۔ طہارت اسلام نے تین طرح پر رکھی ہے۔ (۱) پانی سے (۲) مٹی سے (۳) آگ سے۔ پانی سے اس طرح کہ ظاہری پانی میل کچیل دھو ڈالتا ہے۔ اور روحانی پانی یعنے وحی انسان کی باطنی صفائی کر دیتی ہے۔ وضو غسل اور کپڑے دھونا ظاہری پانی سے ہوتے ہیں۔ اسی طرح وحی الہٰی سے نیک روحوں کو فوراً روحانی صفائی حاصل ہو جاتی ہے۔ مٹی سے برتن مانجے جاتے ہیں۔ زنگ ہو تو رگڑ کر اتارا جاتا ہے۔ سجی کھار صابون وغیرہ جو زیادہ میلے کپڑے کو صاف کرتے ہیں۔ یہ بھی مٹی کے ہی اجزا ہیں۔ اسی طرح ریت کا فلٹر جو پانی کو صاف کرتا ہے۔ مکان میلا ہو تو سفیدی کرتے ہیں اور کوئی مر جائے تو مٹی میں دفن کرتے ہیں۔ پانی مضر ہو یا موجود نہ ہو۔ تو وضو بھی مٹی سے کرتے ہیں۔ جسے تیمم کہتے ہیں۔ آگ سے وہ چیزیں صاف کی جاتی ہیں جو پانی اور مٹی سے صاف نہیں ہو سکتیں۔ مثلاً سخت قسم کے زنگ یا کھوٹ جو اندر تک رچی ہوئی ہو۔ چنانچہ سونا چاندی۔ اسی طرح صاف کئے جاتے ہیں گھی اور بعض ناقص پانی ابال کر صاف کئے جاتے ہیں۔ دھوپ بھی ایک ذریعہ صفائی کا ہے اور بجلی بھی۔ ان سے جراثیم مر جاتے ہیں۔ یہ بھی آگ کی قسمیں ہیں بعض اوقات تینوں چیزیں ملائی جاتی ہیں۔ مثلاً بہت گندہ کپڑا ہو۔ تو اسے دھو کر سجی لگا کر پھر بھٹی پر چڑھایا جاتا ہے۔ تب صاف ہوتا ہے۔ مومن اسی دنیا میں پانی اور مٹی سے پاک ہو لیتا ہے۔ کیونکہ وہ خود طین سے بنا ہے۔ البتہ اگر انسانیت ترک کرے۔ اور شیطان کی رگ نار اس میں آ جائے۔ تو پھر اس کی صفائی کے لئے نار جہنم ہے۔ جو اسے پاک کرے گی۔ (اللھم احفظنا) اسی واسطے اسلام نے طہارت کے لئے اول پانی رکھا ہے۔ اگر پانی نہ ملے تو پھر مٹی سے تیمم کرے۔ تیسری طہارت پھر کفار کے لئے رکھی ہے۔ ان کو وہاں پانی بھی ملے گا تو کھولتا ہوا۔

مومن روحانی طہارت بھی الہٰی تین ذرائع سے کر سکتا ہے۔ اول قرآن سے جو وحی الہٰی کا پانی ہے۔ دوم صحبت صالحین سے جو رگڑ رگڑ کر اسکو مانجتے ہیں۔ سوم محبت الہٰی کی آگ جو ہر میل کو صاف کرنے کا یقینی اور آخری ذریعہ ہے۔

(۱۷۰) صبح کے برکات

آج کل عموماً نوجوان اہل مغرب کے تمدن کی تقلید میں صبح کو دیر سے اٹھتے ہیں۔ حالانکہ صبح کا وقت دو خاص برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایک تو وبالاسحار ھم یستغفرون کے مطابق وہ استغفار کے لئے خاص وقت ہے۔ دوم۔ قرآن الفجر دوسرے اوقات کی نسبت قرآن سے زیادہ بابرکت اور ثواب کا موجب ہے فجر کا وقت پو پھٹنے کے پہلے اور سحر کا وقت فجر سے پہلے کا ہوتا ہے۔

(۱۷۱) دعائے قرب

قرآن مجید میں ایک دعا ہے جس کی تاثیر یہ ہے۔ کہ اس کا کثرت سے مانگنا انسان کو مقربین میں داخل کر دیتا ہے۔ حالانکہ وہ دعا اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کے لئے کی جاتی ہے۔ وہ یہ ہے۔ ربنا وسعت کل شیءٍ رحمۃً وعلماً فاغفر للذین تابوا واتبعوا سبیلک وقھم عذاب الجحیم۔ ربنا وادخلھم جنٰت عدن التی وعدتھم ومن صلح من اٰبائھم وازواجھم وذریٰتھم انک انت العزیز الحکیم وقھم السیئات ومن تق السیئات یومئذٍ فقد رحمتہ وذالک ھو الفوز العظیم (مومن) بھلا بتاؤ تو کیا وجہ ہے

(۱۷۲) قیامت میں سوال و جواب

یہ بھی ایک رحم ہے۔ کہ بغیر تحقیق اور پوری صفائی کے سزا مرتب نہ ہوگی رسولوں کے محاسبہ کا ذکر پہلے ایک مضمون میں کر چکا ہوں۔ جو سورۃ مائدہ کے پچھلے دو رکوعوں میں بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر شخص کی پرسش الگ الگ اس کی فطرت عقل تعلیم لیاقت فہم ملک اور حالات کے مطابق ہوگی۔ مثلاً جو صحابہ اور اولیاء اللہ سے باریک سوالات ہوں گے۔ وہ عام مومنوں سے نہ ہوں گے۔ اور جو ان سے ہوں گے۔ وہ کفار سے نہ ہوں گے مثلاً جہاں اسلام نہ پہونچا ہوگا۔ وہاں عقائد میں صرف توحید فطرتی کا ہی سوال ہوگا۔ جس کی جیسی سمجھ ہوگی۔ اس کے مطابق حساب ہوگا۔ یہی اعمال کا حال ہے۔ مومنین سے نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ پھر اخلاق پھر ترک معاصی کا ناواقف عامیوں سے صرف ان گناہوں کا جو مشہور ہیں۔ یا جنکو فطرت محسوس کرتی ہے۔ مثلاً چور سے چوری کا سوال ہوگا۔ کیونکہ وہ خود چوری کو برا جانتا تھا۔ جبھی تو اپنے ساتھیوں کے مال میں سے کبھی چوری نہیں کرتا تھا۔ زانی سے زنا کا کیونکہ اپنی جورو اور بہن اور بیٹی کے لئے وہ بڑی غیرت رکھتا تھا۔ اور ان کے لئے یہ فعل جائز نہ سمجھتا تھا۔ ڈاکو کا ڈاکہ میں کیونکہ اسے اتنی سمجھ تھی۔ کہ بنئے کی برات پر ڈاکہ مارتا ہے مگر سرکاری خزانہ پر نہیں کہ وہاں مضبوط پہرہ ہے۔ اگر فطرتاً مجبور ہوتا تو ہر جگہ ڈاکہ زنی کرتا۔ بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ ولو القی معاذیرہ

(۱۷۳) نماز باجماعت

نماز باجماعت کا حکم وارکعوا مع الراکعین سے بھی نکلتا ہے۔

خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں فرق

از صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب

جنگ عظیم کے بعد بہت سے یورپ کے ممالک نے جمہوریت کو چھوڑ کر ڈکٹیٹر شپ قبول کیا - جس کی بڑی وجہ یہ تھی - کہ مصیبت کا زمانہ جو جنگ کی وجہ سے آیا - اس میں جمہوری حکومت چل نہیں سکتی تھی - غور کرنے سے معلوم ہوگا - کہ ڈکٹیٹر شپ انہی ملکوں میں آئی - جہاں کہ جنگ نے سب سے زیادہ اثر دکھایا - ان تمام ممالک میں جہاں حکومت پہلے پارلیمنٹ کے ذریعہ سے ہوا کرتی تھی - اب صرف ایک یا چند آدمیوں کے مشورے یا حکم سے ہونے لگی - گو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قسم کی حکومت کی وجہ سے ان ملکوں کو بہت فائدہ پہنچا - جو وقت پہلے آپس میں جھگڑنے میں گزرتا تھا - وہ کسی مفید کام میں صرف ہونے لگا - اور تمام ملک کی پالیسی ایک ہوگئی - مگر اس کے مقابلہ میں کچھ نقائص بھی پیدا ہوگئے - اور وہ یہ کہ ان میں اس قسم کی آزادی نہ رہی - جو کہ پہلے تھی - مگر اس میں کوئی شک نہیں - کہ ملکی نظام اور قومی طاقت کے لحاظ سے وہ ملک تھوڑے ہی عرصہ میں کہیں سے کہیں پہنچ گئے - ان تمام حالات سے پتہ لگا - کہ جب کوئی قوم مشکلات میں ہو - تو یہ ضروری ہے - کہ اس کی عنان کسی ایک شخص کے ہاتھ میں ہو - اور تمام لوگوں کا یہ فرض ہو - کہ جو بھی وہ کہے - اسے مانیں - اس وقت تمام لوگ ایک مشین کی مانند ہونے چاہئیں - اور انہیں جو بھی حکم دیا جائے - اس کی پوری پوری تعمیل کرنی چاہیئے - اسلام نے خلیفہ کا یہی مقام - اور منصب رکھا ہے اور اس کی اطاعت تمام جماعت کے لئے ضروری قرار دی ہے - اور اس پر اس قدر زور دیا ہے - کہ تمام ایسے لوگوں کو جو خلافت سے انکار کریں - یا خلیفہ کے احکام پر عمل و حجت کریں ان کو فاسق قرار دیا ہے - مگر یہ خیال کرنا - کہ خلافت اور ڈکٹیٹر شپ دونوں ایک ہی چیز ہیں - بہت بڑی جہالت ہے - سچ تو یہ ہے - کہ ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے - اور ہر سمجھدار انسان کو یہ فرق بخوبی نظر آتا ہے :-

پہلا فرق

سب سے بڑا فرق تو یہ ہے - کہ خلیفہ کو خدا تعالیٰ مقرر کرتا ہے - مگر کون کہہ سکتا ہے - کہ ڈکٹیٹر کو بھی خدا ہی مقرر کرتا ہے - وہ تو صرف اس لئے کھڑے ہو جاتے ہیں - کہ لوگوں کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے جد و جہد کرتے ہیں

دوسرا فرق

دوسری بات یہ ہے - کہ خلیفہ کو خدا تعالیٰ مقرر کرنے کے بعد اس کی تائید اور نصرت بھی کرتا رہتا ہے - آنے والے تغیرات اور مشکلات کے متعلق نہ صرف مطلع کر دیتا ہے - بلکہ ان میں سرخرو ہونے کے لئے توفیق بھی عطا فرما دیتا ہے - چنانچہ وہ تمام مشکلات جو ہماری جماعت پر آئیں - ان کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے ہمارے خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو قبل از وقت دے دی - اور آپ نے اپنے خطبات کے ذریعہ جماعت کے مخلصین کو قبل از وقت آگاہ کر دیا تاکہ وہ تیار ہو جائیں :-

تیسرا فرق

تیسری بات یہ ہے - کہ خلفاء کبھی جماعت کی غلط راہ نمائی نہیں کرتے - یا دوسرے الفاظ میں یہ کہ کبھی ان انبیاء کی تعلیم کو نہیں چھوڑتے - جن کے وہ خلیفہ ہوتے ہیں - خواہ کس قسم کی اشد ضرورت ہو - وہ ان کی تعلیم پر جمے رہتے ہیں - مگر ڈکٹیٹروں کے لئے کوئی پابندی نہیں ہوتی - ان کے سامنے صرف ان کا ملک - یا اپنا نفس ہوتا ہے جس ذریعہ سے بھی ہو سکے - وہ اپنا کام نکالنے کی کوشش کرتے ہیں - کیا ہم آئے دن نہیں دیکھتے - کہ ڈکٹیٹر کتنے وعدے کرتے ہیں - اور پھر سب توڑ دیتے ہیں - اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ملک کی بہتری کے لئے کیا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ کے خلفاء ہدایت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے آتے ہیں - اس لئے وہ صرف انہی ذرائع سے کام لیتے ہیں - جو کہ جائز ہوں - ہمارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم یہ ہے - کہ گالیاں سنو - اور چپ رہو - ماریں کھاؤ - مگر ہاتھ مت اٹھاؤ - کون کہہ سکتا ہے - جماعت احمدیہ نے اس کا بہترین نمونہ نہیں دکھایا - ایسی جگہ میں جہاں اسے غیر معمولی اکثریت حاصل ہے - محض حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کو مانتے ہوئے نہایت رذیل - اور آوارہ لوگوں کے ہاتھوں سخت تکالیف اٹھائیں - مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کو پیش نظر رکھا :-

چوتھا فرق

چوتھا فرق جو خلافت اور ڈکٹیٹر شپ میں ہے - وہ یہ ہے - کہ خلیفہ ہمیشہ دلوں پر حکومت کرتا ہے - مگر ڈکٹیٹر جسموں پر - جماعت کا تعلق خلیفہ سے محض محبت اور اخلاص کا ہوتا ہے - ہر ایک شخص جو احمدی ہے - اس کو کسی بات نے مجبور نہیں کر رکھا - کہ وہ احمدی رہے - اور جو بھی خلیفہ کہے - اس کو مانے - مگر ہم سب اپنے خلیفہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات بخوشی ماننے کے لئے تیار ہیں - ہر قسم کی قربانی جسمانی ہو - یا مالی - کرنے کے لئے تیار رہیں - یہ قربانی کی سپرٹ دنیا میں اور کہیں نہیں ملے گی - اور تاریخ میں بھی سوائے اللہ تعالیٰ کی پاک جماعتوں کے اور کسی جگہ ملنا محال ہے - اس حکومت کے مقابلہ میں ڈکٹیٹروں کی حکومت کیا ہے - وہ تو صرف اس لئے لوگوں پر حکومت کرتے ہیں - کہ ان سے لوگ ڈرتے ہیں - نہ کہ محبت کی وجہ سے :-

پانچواں فرق

پانچواں فرق یہ ہے - کہ خلفاء سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہوتا ہے - جس پر ان کو یقین ہوتا ہے - کہ وہ ان کی ضرور مدد کرے گا - اور دین کو ان کے ہاتھوں مضبوط کرے گا - خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے - کہ لَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا - یعنی مصائب آئیں گی مگر وہ خوف کو امن سے بدل دے گا :-

در اصل حقیقت یہ ہے - کہ خلفاء جو کچھ بھی کرتے ہیں - وہ جماعت کی بہتری کے لئے کرتے ہیں - اور ان پر اعتراض کرنے والا خدا پر اعتراض کرنے والا ہوتا ہے - یہ کبھی ممکن نہیں - کہ خدا کسی کو خلیفہ مقرر کرے - اور وہ خلیفہ لوگوں کی گمراہی کا موجب ہو - اس لئے چاہیئے - کہ جب بھی کسی کے دل میں خلیفہ کے کسی حکم پر تشویش پیدا ہو - وہ استغفار کرے - کیونکہ اس کا اپنا ہی نفس اس کو دھوکا دے رہا ہوتا ہے - اور یہ خدا کی آزمائش ہوتی ہے - جو ہر ایک پر آتی ہے اور جو مومن ہوتے ہیں - وہ تو اس میں سے صحیح و سلامت نکل جاتے ہیں - مگر جن میں نفاق یا فسق ہوتا ہے - ان میں یہ اور بھی ترقی کرتا جاتا ہے - اور پھر یہ اتنا بڑھ جاتا ہے - کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو جماعت سے علیحدہ کر دیتا ہے :-

مشرقی افریقہ میں تبلیغِ احمدیت

مولوی مبارک احمد صاحب ٹبورا سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ ماہ مارچ میں ٹبورا اور کمپالہ دو مقامات میں اقامت اختیار کی۔ اور بلحاظ تربیت جماعت کے ٹبورا کی جماعت میں روزانہ ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آئینہ صداقت کتاب کا درس دیا۔ اور میرے چلے آنے کے بعد میری ہدایات کے موافق برادرم محمد سعید صاحب درس دے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔ کمپالہ میں ہفتہ میں دو بار قرآن مجید اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس ہوتا رہا۔ میری آمد سے قبل ڈاکٹر لعل الدین صاحب درس دیتے تھے۔ بلحاظ تبلیغی مصروفیت کے اس عرصہ میں کشتی نوح کے بقیہ حصہ ۲۸ صفحات کا ترجمہ سواحلی زبان میں کیا گیا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اب اس ترجمہ کو شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے علاوہ ازیں ایک کتاب "الاسلام" کے نام سے جو گزشتہ دو ماہ سے تیار کی جا رہی تھی۔ اسے مکمل کر کے پھر نظر ثانی بھی کر لی گئی ہے۔ ۳۳ تبلیغی خطوط لکھے، عیسائیوں کی شائع کردہ کتاب "محمد یا مسیح" کے جواب پر بھی نظر ثانی کی۔ جو چھپنے کے لئے دے دیا گیا ہے۔

ٹبورا جیل کے ہندوستانی قیدیوں میں تعلیم و تربیت کا سلسلہ جاری ہے۔ حقیقۃ الوحی کا مطالعہ ختم ہو جانے کے بعد دس کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف میں سے بغرض مطالعہ ان کو اور دے دی گئیں۔ یوگنڈا زبان میں ایک تبلیغی پمفلٹ ایک ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ جس کا نام اسلام آزادی کا مذہب ہے۔ جو امراء وزراء اور معززین و عوام سبھی قسم کے لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔

رسالہ سواحلی بھی عرصہ زیر رپورٹ میں تین ماہ کا اکٹھا دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا ایک تبلیغی سیٹ سن رائز اخبار کے پرچے۔ مسلم سن رائز۔ احمدیت یا حقیقی اسلام۔ تحریک احمدیت اسلامی اصول کی فلاسفی۔ احمدیہ البم مختلف معززین میں تقسیم کیں۔ اور پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ ۲۰ نفوس تک پیغام حق پہونچایا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ۳ ہندوستانی اور ۲۸ افریقین دست احمدیت سے مشرف ہوئے اللھم زد فزد (مرتبہ نظارت دعوۃ و تبلیغ)

خلافت ثانیہ کی صداقت کے متعلق ایک رؤیا

میں اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایک سال سے زائد عرصہ ہوا۔ میں نے رات کے پچھلے حصہ میں خواب دیکھا تھا کہ ایک چارپائی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام لیٹے ہوئے ہیں جو شمالاً جنوباً ہے۔ چارپائی نہایت خوبصورت ہے یہی جی چاہتا ہے کہ اسے دیکھتا رہوں۔ مغرب کی طرف چارپائی کے پائے کے پاس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف فرما ہیں۔

اسی اثناء میں میں نے دیکھا کہ چارپائی کے اوپر ایک ایک ہاتھ کے قریب گہرا دودھ ہے۔ اور اس کے اوپر بالائی کی نہایت موٹی تہ ہے۔ حضور نے تین دفعہ آواز دی۔ محمود محمود محمود اور تینوں دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے جواب دیا۔ کہ حضور حاضر۔ چوتھی دفعہ حضور نے پکارا کہ محمود۔ آپ نے پھر جواب دیا کہ حضور حاضر ہوں

پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے فرمایا کہ حضور میں جواب دے رہا ہوں۔ اس پر حضور نے فرمایا چونکہ آسمان پر خدا خود محمود محمود کہہ رہا ہے۔ اس واسطے میں بھی ایسا کہتا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ

حفظانِ صحت

کونین کے ذریعہ ملیریا کا مختصر طریق علاج

ملیریا کا کونین کے ذریعہ مختصر علاج جو ملیریا کے انسداد کا ایک نیا پہلو ہے۔ محض تجرباتی طور پر معلوم کیا گیا ہے۔ اور کئی سال کے امتحانی تجربات کے بعد اسے عملی طور پر استعمال کیا جانے لگا ہے۔ ڈچ ایسٹ انڈیز اور یونان کے سرکاری طبی محکمے عرصہ سے کامیابی کے ساتھ اسے استعمال میں لا رہے ہیں۔

یہ طریق علاج اقتصادی لحاظ سے نہایت مفید ہے۔ خصوصاً ایسے ممالک میں جہاں کاشتکار مزدور بکثرت آباد ہوں۔ چنانچہ پانچ سے سات دن تک روزانہ پندرہ سے بیس گرین کونین سلفیٹ کی خوراک کے استعمال پر کچھ زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ اور مزدور جلد بخار سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں بیماری میں زیادہ دن ضائع کرنا نہیں پڑتے۔

سماٹرا کے اسٹیٹ ہسپتال جو کئی سالوں سے اس مختصر طریق علاج کو استعمال کر رہے ہیں۔ مذکورہ بالا بیان کی صداقت کے شاہد ہیں۔ پیٹرک (بلغاریہ) کے ملیریا سٹیشن نے ثابت کیا ہے۔ کہ جن بیماروں کو تین سے چار روز تک روزانہ پندرہ گرین کی خوراک دی جاتی ہے۔ (بچوں کی خوراک ان کے تناسب کے لحاظ سے ہوگی) وہ دوبارہ جلدی اس بیماری میں مبتلا نہیں ہوتے۔ لیکن گزشتہ طویل علاج میں بیماری کے عود کرنے کے زیادہ امکانات پائے جاتے ہیں۔ بیماری کے نئے حملے بہت حد تک۔ بیماری کے جراثیم کے دوبارہ پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہوتے ہیں لیکن عموماً ان حملوں کے متعلق غلطی سے یہ تصور کر لیا جاتا ہے۔ کہ بیماری کسی حد تک دور ہونے کے بعد دوبارہ عود کر آئی ہے۔

ریلیف کے۔ کولنز نے ان تجربات کا ذکر کرتے ہوئے امریکہ کے اخبار جرنل آف ٹراپیکل میڈیسن (جولائی ۱۹۳۷ء) میں لکھا۔ "یہ ظاہر ہے کہ کونین کے کم سے کم استعمال سے حیرت انگیز طور پر تسلی بخش نتائج پیدا کئے جا سکتے ہیں" موجودہ صورت میں لیگ آف نیشنز کے ملیریا کمیشن نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ حفظ ما تقدم کے طور پر بخار کے موسم میں ہر روز ۶ گرین کونین استعمال کی جائے۔ اور علاج کے لئے بیماروں کو پانچ سے سات روز تک پندرہ سے بیس گرین تک روزانہ کونین کی ایک خوراک دی جائے۔ اس کے علاوہ اور کوئی علاج نہ کیا جائے۔ لیکن بیماری کے دوبارہ عود کر آنے کی صورت میں پھر یہی طریق علاج استعمال کیا جائے۔ (لیگ آف نیشنز کا ملیریا کمیشن)

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ ہر طرح محفوظ ہوگا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

فرزند علی عفی عنہ ناظر بیت المال سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

اُونٹ کا سوئی کے ناکہ میں سے گذرنا

اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو جنہوں نے الفضل میں ایک نہایت ہی مفید سلسلہ مضامین جاری کر کے ہم سب کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے۔ کہ ان کے مضامین پڑھنے سے مجھے بعض اوقات پرانی باتیں ذہن میں آجاتی ہیں۔ یا کوئی نئی بات سوجھ پڑتی ہے۔ اور اس کو دوستوں کی خدمت میں پیش کرنے کی جرأت کر لیتا ہوں۔

۲۶ر اپریل ۱۹۳۸ء کے اخبار کے صفحہ ۲ پر نمبر ۱۶۲ کے ماتحت حتیٰ یلج الجمل فی سم الخیاط پر نوٹ ہے۔ یہ آیت بھی قرآن کریم کے مشکل ترین مقامات سے ہے۔ اور جب میں نے پہلی دفعہ اس پر غور کیا تو میرے لئے اس کے متعلق مشکل پیدا ہو گئی۔ مشکل یہ تھی کہ ایک طرف تو یہ عقیدہ ہے۔ کہ کسی وقت سب لوگ دوزخ سے نکلکر بہشت میں چلے جائیں گے۔ اور دوسری طرف یہ شرط ہے کہ متکبر کافر بہشت میں داخل اس وقت تک نہ ہو سکیں گے۔ کہ اونٹ سوئی کے ناکے میں سے گذر جائے۔ یہ مثال میرے نزدیک مشکل کی نہیں۔ بلکہ محال کی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس توجیہہ کی ضرورت پیش آئی ہے۔ جو حضرت میر صاحب نے پیش فرمائی ہے۔ کہ اتنی بڑی سوئی بن سکتی ہے۔ جس کے ناکے میں سے اونٹ گذر سکے۔ بہر حال میں نے اپنی یہ مشکل بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں وقتاً فوقتاً پیش کی۔ مگر مجھے اس سے بہتر جواب نہ مل سکا۔ اور نہ امید رہی اور میں خاموش ہو رہا۔ مگر دل اپنے اختیار میں نہیں۔ وہ مطمئن نہ ہوا۔

یہ مسئلہ بار بار میرے سامنے آتا۔ اور دب کر رہ جاتا۔ حتیٰ کہ میرے مولا کریم نے کم از کم میری تسکین کا ایک سامان ایک خواب کے ذریعہ سے مہیا کر دیا۔ خواب یہ تھا کہ مجھے ایک خربوزہ ملا۔ جب میں نے اس کو چیر کر دو ٹکڑے کئے۔ تو اس معمولی قد کے خربوزے کے اندر سے ایک پورے قد کا انسان نکلا اور معاً میرے ذہن کا انتقال جاگتے کے ساتھ ہی آیت زیر بحث کی طرف ہو گیا۔ میں نے یہ استدلال کیا۔ کہ جس اونٹ کا ذکر اس آیت میں ہے۔ وہ یہی اونٹ ہے۔ جس کے دیکھنے کے ہم عادی ہیں۔ اور سوئی بھی یہ معمولی سوئی ہے۔ جس سے کپڑے سئے جاتے ہیں۔ لیکن میں جب اس بات کا چشم دید گواہ ہوں کہ عالم روحانی میں ایک چھوٹے سے خربوزے سے پورے قد کا انسان نکل سکتا ہے۔ تو اسی عالم میں ایک سوئی کے ناکہ سے اونٹ کا نکل جانا کیا مشکل ہے۔ جب اللہ تعالےٰ کی رحمت جوش میں آئے گی۔ تو اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ کہ ایک عالم روحانی نظارہ پیش نظر کر دے۔ جس میں واقعی یہی اونٹ اسی سوئی میں سے نکل جائے۔ اس پر میں پورے یقین سے بفضل خدا قائم ہوں۔

میں نے عرض کیا ہے۔ کہ پہلی توجیہہ سے میرے دل کو تسکین نہیں ہوئی تھی۔ اسی طرح بالکل ممکن بلکہ اغلب ہے۔ کہ بعض طبائع کو اس توجیہہ سے بھی جو میری تسکین کا موجب ہوئی تسکین نہ ہو۔ مگر اس سے مجھے بحث نہیں مجھے یاد پڑتا ہے کہ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے درس قرآن کریم میں یہ آیت آئی تھی۔ تو میں نے یہ توجیہہ حضور کی خدمت میں پیش کر دی تھی۔ اور حضور نے حاضرین کو سنا دی تھی۔ اور غالباً فرمایا تھا۔ یہ بھی ایک توجیہہ ہے۔ یا ہو سکتی ہے۔

خاکسار ملک مولابخش پنشنر

مجالسِ اطفال قائم کی جائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"بچوں کی ایک الگ شاخ ہونی چاہیئے۔ اور ان کے الگ نگراں مقرر ہونے چاہئیں...... ان کے فرائض میں یہ امر داخل کیا جائے کہ وہ بچوں کو پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدہ لائیں۔ سوال و جواب کے طور پر دینی اور مذہبی مسائل سمجھائیں۔ پریڈ کرائیں۔ اور اسی طرح کے اور کام ان سے لیں۔ جن کے نتیجہ میں محنت کی عادت سچ کی عادت اور نماز کی عادت ان میں پیدا ہو جائے"

"وہ بچوں کو اپنی نگرانی میں کھلائیں۔ انہیں وقت ضائع کرنے سے بچائیں ...... اور اخلاقِ فاضلہ ان میں پیدا کریں" (خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۵ر اپریل ۱۹۳۸ء)

قادیان میں ایسی مجالس قائم ہو رہی ہیں۔ بیرونی جماعتوں کے احباب بھی اس طرف متوجہ ہوں۔ بچوں کی مجالس بنائیں۔ اور ان پر چالیس سال سے زائد عمر کے اصحاب نگراں مقرر کر کے خاکسار کو اطلاع دیں۔ یہ مجالس بھی مجالس خدام الاحمدیہ کی زیرِ نگرانی کام کرینگی:- سکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

128

بورڈنگ تحریک جدید میں اپنے بچوں کو جلد داخل کرائیں

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایاتِ خاص کے مطابق بیرونی اور مقامی اصحاب کے بچوں کی اصلاح اور ان کی خاص تربیت کے لئے اور قادیان میں تعلیم دلانے میں سہولت پیدا کرنے کی غرض سے بورڈنگ تحریک جدید کا قیام ہوا ہے۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اس سال سالانہ امتحان کے نتائج بھی بہت اچھے رہے ہیں۔

بورڈران کی دینی تعلیم اور اخلاقی نگرانی کے لئے مخلص اور محنتی عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ جن میں ایک خادم اطفال چار ٹیوٹران اور ایک سپرنٹنڈنٹ ہیں۔

علاوہ ازیں اس عملہ میں وارڈن کے طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے مکرم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب سابق امیر جماعت کوئٹہ کو مقرر فرمایا ہے۔ جو علاوہ بچوں کی ڈاکٹری ضروریات کو پورا کرنے کے ان کی جملہ ضروریات کے متعلق بھی خاص توجہ رکھتے ہیں۔ اور روزانہ دو مرتبہ بورڈنگ میں تشریف لے جاتے ہیں۔ اور بچوں کی ضروریات کی طرف خاص توجہ دیتے ہیں۔

ان سب مخلص کارکنان کے علاوہ مکرمی خانصاحب مولوی ذوالفقار علی خان صاحب بطور ناظم تربیت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے مقرر ہیں۔ جو وقتاً فوقتاً بورڈنگ تشریف لیجاتے رہتے ہیں۔

یہ سب حالات اس امر کی کافی ضمانت ہیں۔ کہ قوم کے نونہالوں کی حفاظت خدا کے فضل و کرم سے پوری کوشش سے کی جاتی ہے۔

اب چونکہ نیا تعلیمی سال شروع ہے۔ اور ابتدا سال میں بچوں کو بھیجنا نہایت مفید ہو گا۔ لہٰذا احباب بہت جلد اپنے بچوں کو بورڈنگ تحریک جدید میں داخل کرنے کے لئے ارسال فرمائیں۔ اور دو ماہ کا پیشگی خرچ بھی جمع کرا دیں اور آئندہ ماہ بماہ اخراجات بھجوا دیا کریں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

دودھ کے طبی معائنہ کی اہمیت

صحتِ عامہ کے نقطۂ نظر سے

مسٹر آر۔ ڈی۔ کورابی دی ایس سی۔ ایم۔ آر۔ سی۔ وی۔ ایس امپیریل ویٹرنری ریسرچ انسٹی ٹیوٹ مکتسر نے عنوانِ فوق کے تحت میں ایک دلچسپ اور سبق آموز مقالہ مرتب کیا ہے۔ جن کے دوران میں آپ لکھتے ہیں۔

کسی ملک کے لوگوں کی مسرت اور سود و بہبود کا انحصار بیشتر وہاں کے صحت عامہ کے معیار پر ہوتا ہے اور اس معیار کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خالص اور عمدہ غذا کافی مقدار میں لگاتار بہم پہنچتی رہے۔

دوسرے ملکوں کی طرح ہندوستان میں بھی یہاں کی خوراک کو دو بڑی اقسام میں منقسم کیا جا سکتا ہے دودھ اور گوشت اور اس کی ضمنی پیداوار انسانی خوراک کے طور پر دودھ اور گوشت کی ضرورت اور اہمیت کو تو ہم میں سے اکثر لوگ تسلیم کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے اوسط درجہ کا ہندوستانی ان غذاؤں کی عمدگی اور خوشگواری پر چنداں دھیان نہیں دیتا

دودھ کا طبی معائنہ

دودھ کے طبی معائنہ کے سوال کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ گائے کے دودھ میں ایک مکمل غذا کے ضروری اجزا نہایت موزون تناسب میں موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہ بچوں اور بالغوں کے لئے قریباً مکمل خوراک سمجھی جاتی ہے۔ لیکن لطیف رغذا اس کی مکمل نوعیت اسی صورت میں برقرار رہ سکتی ہے جب یہ تندرست اور باقاعدہ پلی ہوئی گایوں سے نہایت صاف اور ستھرے طریق سے دوہا گیا ہو۔

خراب دودھ کے خطرات

اعلیٰ غذائیت کا حامل ہونے کے باعث دودھ مختلف بیماریوں کے ایسے جراثیم کی نشوونما کا ایک موزوں ذریعہ وسیلہ بن سکتا ہے جو گائے کے بیمار ہونے کی صورت میں اس کے دودھ کے اندر داخل ہو سکتے ہیں یا جب دودھ کو غلیظ طریق سے دوہا جائے ہندوستان میں جہاں لوگوں کو کچا دودھ پینے کی عادت ہے اور خاص کر جہاں گرمیوں میں کچی لسی پی جاتی ہے۔ دودھ کا جراثیم امراض سے آلودہ ہو جانا انتہا خطرناک ہے بعض جگہ تو بچوں کو گائے کے تھنوں سے براہ راست دودھ پلایا جاتا ہے جو بہت خراب رواج ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ بالغوں میں ۳۵ فی صدی اور بچوں کی صورت میں ۷۵ فی صدی بیماریاں خراب دودھ کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں۔

مویشیوں کے متعدی امراض

مویشیوں کی ایسی متعدد بیماریاں ہیں جو دودھ کے ذریعہ براہ راست انسان پر حملہ آور ہوتی ہیں۔ مثلاً تپ دق۔ مالٹا بخار۔ سناق۔ کھر اور منہ کی بیماری۔ دیوانگی وغیرہ ان امراض کے جراثیم گائے کے خون میں متحرک رہتے ہیں اور جب دودھ دوہا جاتا ہے تو وہ جراثیم بادُٹ تھنوں یا اس خون کے ذریعہ جس سے دودھ حاصل ہوتا ہے۔ دودھ کے اجزا میں داخل ہو جاتے ہیں اور جب غلیظ طریق سے دوہا جائے تو گوبر کے ذروں کے ساتھ جراثیم دودھ میں مل جاتے ہیں ان امراض میں سے تپ دق صحت عامہ کے نقطہ نظر سے نہایت اہم ہے۔ ۱۹۱۱ء میں برطانیہ میں تپ دق کے متعلق شاہی کمیشن مقرر کیا گیا تھا۔ جو اس نتیجہ پر پہنچا۔ کہ انسانی تپ دق بیشتر صورتوں میں حیوانی تپ دق کے وبائی اثر سے پیدا ہوتا ہے بعض بیماریوں مثلاً انتڑیوں کی سوزش سوئے ہضم اور خونی اسہال کے باعث مویشیوں کے دودھ میں کوئی نقصان دہ جراثیم تو پیدا نہیں ہوتے لیکن دودھ کڑوا۔ نمکین اور بد ذائقہ ہو جاتا ہے۔ بادُٹ تھنوں سے دوہا ہوا دودھ انسان میں گلے کی خراش اور اسہال کی بیماری پیدا کرتا ہے اس کے علاوہ متعدد امراض ایسے ہیں جو انسانوں کو لاحق ہوتے ہیں مگر حیوانوں کو نہیں۔ لیکن دودھ کے ذریعہ انسان ان سے متاثر ہو جاتے ہیں دودھ کے ذریعہ پیدا شدہ امراض مثلاً تپ محرقہ پیراٹائیفائیڈ۔ پچیش۔ ہیضہ اور سرخ بخار اکثر صورتوں میں خراب دودھ کے اثرات کا نتیجہ ثابت ہوئے ہیں دودھ اپنی متعدی نوعیت میں پانی سے دوسرے درجے پر ہے۔ دودھ میں اس وبائی پانی کے ذریعہ جراثیم شامل ہو سکتے ہیں جو دودھ کے برتن دھونے یا دودھ کی مقدار بڑھانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دودھ میں پانی ملانے کے لئے گوالے دیہات سے قصبوں کو آتے ہوئے تالابوں یا ندیوں کا پانی برتتے ہیں پھر دودھ میں ان مکھیوں کے ذریعہ وبائی اثر پیدا ہو سکتا ہے جن کی ٹانگیں وبائی مادہ سے آلودہ ہوں دودھ دوہنے والے یا وہ اشخاص بھی جو دودھ کی بہم رسانی باربرداری۔ ذخیرہ میں رکھنے اور تقسیم وغیرہ کرنے سے تعلق رکھتے ہوں دودھ کو خراب کر دیتے ہیں۔

موجودہ صورت حالات

ہندوستان میں مویشیوں کو عموماً پوری خوراک نہیں ملتی وہ گندے ماحول میں رہتے ہیں۔ دودھ کی پیداوار بہم رسانی اور تقسیم میں صفائی سے کام نہیں لیا جاتا۔ ایسے حالات میں گرد اور غلاظت دودھ میں شامل ہو جاتی ہے اور گرد اور غلاظت نہ صرف بذاتہ ظاہر نظر آنے والا گندہ مادہ ہے بلکہ ان کے ذریعہ ایسے جراثیم داخل ہو سکتے ہیں جو انسان کے لئے مضر ہو سکتے ہیں۔ گرد اور غلاظت کا اثر مختلف طریقوں سے نفوذ پذیر ہو سکتا ہے مثلاً گائے کے پہلو۔ ران پٹھن اور دُم میں کثافت چمٹی ہو۔ دودھ دوہنے والا غلیظ آدمی ہو اس کے ہاتھ اور کپڑے غلیظ ہوں۔ دودھ دوہنے کا طریقہ غلیظ ہو برتن غلیظ ہوں گوشالا غلیظ ہو۔ ڈیری یا غسل خانے غلیظ ہوں دودھ کو قصبوں تک پہنچانے اور ایسے ذخیرہ میں رکھنے کے طریقے غلیظ ہوں۔ مکھیوں وغیرہ کو دودھ پر بیٹھنے دیا جائے وغیرہ وغیرہ۔ موجودہ حالات میں اس ملک میں دودھ کی صنعت کے لئے مناسب انتظام و نگرانی کی ضرورت ہے جہاں تک دودھ کے طبی معائنہ کا تعلق ہے۔ اس کے لئے نالائق اشخاص سے کام لیا جاتا ہے جن کے پاس لیکٹومیٹر کے سوا سے اور کچھ نہیں ہوتا جس سے دودھ کو پرکھا جا سکے۔

اصلاح کے طریقے

ہندوستان میں انسانی ضرورت کے لئے عمدہ اور خوش ذائقہ دودھ کی باقاعدہ بہم رسانی کے لئے ضروری ہے کہ سب سے پہلے عوام میں صاف اور خوش ذائقہ دودھ کی اہمیت کا احساس پیدا کیا جائے۔ ان کو چاہیئے کہ وہ اعلےٰ درجہ کے ڈیری فارم اور صاف ستھرے شیر فروشوں سے دودھ حاصل کریں۔ اور جن لوگوں کے طریقے خلاف صحت اور خراب ہیں۔ ان سے دودھ نہ خریدا جائے۔ صاف اور خوش ذائقہ دودھ حاصل کرنے میں جو زائد لاگت آئے گی اس کی کسر اس بات سے نکل جائے گی۔ کہ خراب دودھ سے پیدا شدہ امراض پر خرچ کرنے کی ضرورت نہ رہے گی دودھ کی صنعت کو ترقی دینے کے لئے ماہرین طب

و بیطاری کو بھی شرکت عمل سے کام لینا چاہیئے۔ وہ اپنے فرائض کو بوجہ احسن سرانجام دے سکیں گے۔ اگر قانون سازی کے ذریعہ ان کو خاص اختیارات دیئے جائیں۔ ان کے مدنظر یہ مقصد ہونا چاہیئے۔ کہ سب سے پہلے گائیں باندھنے کی جگہ صاف اور ستھری ہو۔ وہاں پانی کی افراط ہو ان کے لئے چرنے اور غذا کی ہر طرح کی سہولت ہو۔ دودھیل گایوں کو درج رجسٹر کیا جائے۔ مقررہ اوقات پر ان کا طبی معائنہ ہو۔ تاکہ ان کی صحت قائم رہے۔ شیر فروشوں کو لائسنس دیئے جائیں۔ تاکہ کیمیاوی اور جراثیمی میعاد کے مطابق دودھ مہیا ہو سکے۔ دودھ کی بہم رسانی بار برداری اور تقسیم میں صفائی کو مدنظر رکھا جائے۔ دودھ دوہنے والوں اور اسی صنعت کے متعلق دیگر کارکنوں کا فوقتاً فوقتاً طبی معائنہ ہو اور دودھ کا معائنہ کرنے والے ایسے اشخاص ہوں۔ جو باقاعدہ کیمیاوی اور جراثیمی طریق پر دودھ کو پرکھنے کی قابلیت رکھتے ہوں۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

"الفضل" تعجب ہے۔ کہ یہ مضمون جو حکومت پنجاب کے ایک ادارہ کی طرف سے مرتب کیا گیا ہے اس میں دودھ دینے والے حیوانوں میں سے صرف گائے کا بار بار ذکر کیا گیا ہے۔ اس ترجیح بلا مرجح کی وجہ ہماری سمجھ میں نہیں آئی۔ اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ گائے کو سب دودھ دینے والے جانوروں سے غلیظ سمجھ کر اس کا بطور مثال ذکر کیا گیا ہے۔ یا اس کی تقدیس کے پیش نظر صرف اسی کے دودھ کو دودھ سمجھا گیا ہے

نادرن کمانڈ راولپنڈی میں مسلمانوں کی حق تلفی

ذیل کے اعداد و شمار کسی مزید توضیح کے محتاج نہیں۔ یہ صرف نادرن کمانڈ (جس میں پنجاب اور صوبہ سرحد شامل ہے) کا حال ہے جس میں مجموعی طور پر تین چوتھائی مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اسی سے یہ اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ باقی صوبوں میں مسلمانوں پر کیا گذر رہی ہوگی۔

	کل	مسلمان
۱۔ اسسٹنٹ انجینئر مستقل	۷	۱
۲۔ سول انجینئر عارضی	۸	-
۳۔ سرویر آف ورکس	۹	۰
۴۔ سرویر اسسٹنٹ گریڈ اول	۱۵	۲
۵ " " " دوم	۱۲	۳
۶۔ ایس۔ ڈی۔ او بلڈنگس	۲۱	۸
۷۔ " " الیکٹریکل	۱	۰
۸۔ کلرک درجہ اعلےٰ	۴۲	۸
۹۔ " " دوم	۲۴۸	۶۰
۱۰۔ اوورسیر	۹۳	۳۳
۱۱۔ سپرنٹنڈنٹ الیکٹریکل	۳۰	۴
۱۲۔ سپروائزر فرنیچر	۷	۱

لطف یہ ہے کہ یہ گرانقدر حقوق سالہا سال سے مسلمانوں کے حصے میں آ رہے ہیں۔

اس بے پناہ فیاضی کی صحیح بنیادی وجہ یہ ہے کہ برادران وطن تمام اعلےٰ دفتری عہدوں پر قبضہ جمائے بیٹھے ہیں۔ دن کو رات کر دکھانا ان اجارہ داروں سے ویسے بھی چنداں بعید نہیں۔ من مانی کارروائیاں کرتے ہیں۔ اور سکھ کی نیند سوتے ہیں۔ مسلمانوں کو ٹھیک طرح سے دبائے رکھنے کے لئے ان کے پاس کئی حربے ہیں۔ ان کی نگاہ میں کسی امیدوار کا مسلمان ہونا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ وہ نااہل اور نالائق ہے۔ چلئے چھٹی ہوئی۔ اور اگر کوئی مسلمان بدقسمتی سے کسی اسامی پر رکھ لیا جاتا ہے۔ تو ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ اس کی ہر حرکت (حتیٰ کہ اٹھنا بیٹھنا۔ بولنا۔ چالنا بھی اس سے مستثنیٰ نہیں) کی نگرانی کی جائے۔ اور ہر معمولی فروگذاشت کو رائی کا پہاڑ بنا کر دکھایا جائے۔ اور ٹھنڈے ٹھنڈے چلتا کیا جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی افسر متعلق کو بھی یقین دلا دیا جاتا ہے۔ کہ دیکھ لیجئے جناب ہم نہ کہتے تھے۔

یہ مرحلہ طے ہو گیا۔ تو اب بھانجے بھتیجے تو پرماتما کی کرپا سے موجود ہیں اور لائق نوازش بھی ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے۔ گویا اہلیت اور قابلیت کا راز چوٹی میں پنہاں ہے۔

مسلمانوں کی قلت تناسب کی طرف اگر توجہ دلائی بھی جائے۔ تو اکثر یہ جواب بنا بنایا تیار رہتا ہے۔ کہ کیا کیا جائے۔ مسلمان امیدوار دستیاب نہیں ہوتے۔ بجا فرمایا۔ کیونکہ آپ تو ہر چھوٹی چھوٹی اسامی خالی ہوتے پر ہر ذریعہ سے اعلان کرا دیتے ہیں۔ اخباروں میں مشتہر کراتے ہیں۔ اسلامی انجمنوں تک کو لکھ بھیجتے ہیں۔ لیکن مسلمان ہیں کہ ادھر آتے ہی نہیں۔ حالانکہ حقیقت بالکل اس کے برعکس ہے۔ ابھی تھوڑی ہی مدت کا واقعہ ہے۔ کہ صرف انجمن حمایت اسلام ہی نے بیسیوں مسلمان امیدواروں کی درخواستیں چیف انجینئر نادرن کمانڈ کی خدمت میں بھیجی تھیں۔ ان کا کیا حشر ہوا۔ اور کہاں گئیں۔ یہ ایک سوال ہے۔

ہندو دوستوں کے اعلےٰ کرسیوں پر براجمان ہونے کا یہ اثر ہے۔ کہ ہر بات صیغہ راز میں رکھی جاتی ہے اور افسران متعلقہ کو بھی جبھی پتہ دیا جاتا ہے۔ جب ایک چوٹی دار اس خالی اسامی کے واسطے صاحب بہادر کے سامنے کھڑا کر دیا جاتا ہے۔

۱۹ مارچ ۱۹۳۸ء کو مسلمانان پنجاب و صوبہ سرحد کا ایک وفد چیف انجینئر نادرن کمانڈ سے راولپنڈی میں ملاقات کرتا ہے۔ اور صاحب موصوف کی توجہ اس انصاف کی طرف کراتا ہے صاحب موصوف جواب دیتے ہیں۔ کہ ایم۔ ای۔ ایس میں فرقہ وارانہ اصول پر بھرتی نہیں کی جاتی اور یہ انجینئران چیف کی ذمہ داری ہے۔ واقعی اس سے بڑھ کر مسکت جواب اور ہو بھی کیا سکتا ہے۔ اس لئے کہ اگر آئی۔ سی۔ ایس میں فرقہ وار اصول پر مسلمان لئے جاتے ہیں۔ تو کیا ہوا۔ وہ ٹھیرا صرف "انڈین سول سروس" اور یہاں ہے ایم۔ ای۔ ایس اگر آئی۔ سی۔ ایس افسر کبھی گورنری کے عہدہ پر فائز ہو سکتا ہے۔ تو بھی وہ بات کہاں جو انجینئری میں ہے۔ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا سبارڈی نیٹ سٹاف واقعی ان سے بڑھ کر ہے۔

ابھی تھوڑا عرصہ ہوا کہ ان مسلمان امیدواروں کو جو ہندو اجارہ داری کا شکار ہو کر ایم۔ ای۔ ایس کے در مقفل سے مایوس لوٹ گئے تھے۔ محکمہ اہذا نے ۲۷ میں سے ۲۰ کو اسسٹنٹ انجینئر بنا لیا۔

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ ضروری قابلیت کے مسلمان امیدواروں کا کس قدر قحط ہے۔ اور محکمہ ایم۔ ای ایس کس فراخدلی کے ساتھ مسلمان عنصر کا خیر مقدم کرتا ہے۔ اس کو کہتے ہیں۔ حوصلہ افزائی۔

اس تمام "بےانصافی" کا بنیادی پتھر یہ ہے۔ کہ چیف انجینئر نادرن کمانڈ کے اسٹیبلشمنٹ سپرنٹنڈنٹ کا جب سے دفتر بنا ہے۔ آج تک یکے بعد دیگرے ہندو افسر ہی چلا آتا ہے (سوائے چار ماہ کے عارضی ادل بدل کے اور سپرنٹنڈنٹوں عہدہ داروں کا تقرر تبدیلی ترقی تنزل کے سیاہ و سفید کا مالک بنا ہوا ہے۔ آپ کیا توقع رکھ سکتے ہیں۔ ایسے محکمہ میں جہاں اسقدر اہم کرسی پر ہندو کا قبضہ چلا آ رہا ہے مسلمانوں کے ساتھ کیا ہمدردانہ سلوک ہو رہا ہو گا۔ اور انصاف و آئین کی کیا درگت بنتی ہوگی۔

اور سنئے ساری کمانڈ میں ۲۲ ہیڈ کلرک ہیں جن میں سے صرف تین مسلمان ہیں۔ یہ ہے سرسری خاکہ ان دھوبوں کے

زراعت

روئی پر پانی چھڑکنے کے نقصانات

کچھ سال گذرے یہ عام شکایت تھی کہ ہندوستانی روئی پر گانٹھ باندھتے وقت پانی چھڑکا جاتا تھا۔ اس طرز عمل نے روئی کو بہت نقصان پہنچایا۔ اس کے بعد ایسی شکایتیں بہت کم ہو گئیں تھیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس سال پھر روئی میں اس قسم کی شکایتیں پائی گئی ہیں۔ سینٹرل کاٹن کمیٹی عام پبلک کو اس طرز عمل کی خرابیوں سے مطلع کرنا چاہتی ہے۔ اور یہ بتلانا چاہتی ہے کہ اس سے نقصان کاشتکاروں کو ہی پہنچتا ہے۔

روئی پر پانی چھڑکنے سے حسب ذیل نقصانات ہوتے ہیں

(۱) بھیگی ہوئی روئی دیکھنے میں بدنما معلوم ہوتی ہے۔ اس کی پتی سیاہ پڑ جاتی ہے۔ اور روئی بدرنگ ہو جاتی ہے۔ ان وجوہات سے قیمت کم ملتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ علاقہ بھر کی کپاس بدنام ہو جانے کی وجہ سے ہمیشہ سستی بکتی ہے۔ اور کاشتکاروں کو نقصان ہوتا ہے۔

(۲) جو روئی نمی کی حالت میں دبائی جاتی ہے اس میں سخت گانٹھیں پڑ جاتی ہیں۔ جو کارخانے کے استعمال میں مشکلات پیدا کرتی ہیں۔ اس لئے کاتنے والے اس کی بہت ہی کم قیمت دیتے ہیں۔

(۳) گیلی روئی گودام میں جمع رکھنے سے بہت زیادہ خراب ہو جاتی ہے اور سوکھی ہوئی روئی کی گانٹھیں بغیر کسی نقصان کے مہینوں تک رکھی جا سکتی ہیں۔ نم روئی اکٹھا رکھنے سے آہستہ آہستہ خراب ہو جاتی ہے اس کا ریشہ کمزور ہو جاتا ہے اور کاتنے والوں کی نگاہ میں اس کی قدر کم ہو جاتی ہے۔ یہ نقصان ایک قسم کے باریک کیڑوں سے ہوتا ہے۔ جو کہ ریشے میں پیدا ہو جاتے ہیں اور اس کی طاقت کو کم کر دیتے ہیں۔ یہ چھوٹے کیڑے صرف نمی ہی کی موجودگی میں پیدا ہوتے ہیں۔

(۴) کاتنے کے تجربات سے یہ معلوم ہوا ہے کہ جو روئی گانٹھ باندھتے وقت نم کر دی جاتی ہے۔ اس کا دھاگا بہ نسبت سوکھی روئی کے دھاگے سے کمزور ہوتا ہے۔

ایسی حالت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تاجران روئی و مالکان کارخانہ جات گانٹھ بندھائی کے وقت کیوں روئی کو نم کرتے ہیں۔ ان کا صرف یہی جواب ہے۔ کہ وہ روئی کا وزن بڑھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ در اصل یہ نادانی ہے اور اگر اس سے کوئی دوسرا نقصان نہ بھی ہو تو بھی یہ بذات خود غلط اصول ہے کیونکہ کارخانوں کے خریدار جب اس سے واقف ہو جائیں گے تو وہ پانی کے وزن کے دام بشرح روئی دینے سے انکار کر دیں گے لیکن نتیجہ اس سے اور بھی برا ہوگا۔ مثال کے طور پر برار کی روئی (۱ (دس) پونڈ فی گانٹھ تک بھگوئی جا سکتی ہے۔ جس سے بیچنے والے کو قریب ۶ روپیہ فی کنڈی منافع ہوگا۔ مگر نقصان اس سے کہیں زیادہ ہوگا۔ اس وقت بمبئی میں گیلی روئی کی سینکڑوں گانٹھیں موجود ہیں۔ جو کہ صوبہ متوسط اور برار سے آئی ہوئی ہیں۔ روئی کا بازار تیزی پر ہونے کی حالت میں بھی وہ کم داموں پر فروخت ہوں گی۔ لیکن اگر نرخ سستا ہو جائے تب تو ان کی فروختگی بھی شاید مشکل ہو گی۔ کیونکہ اچھی سوکھی ہوئی برار کی روئی کا بھاؤ سٹہ میں عمدہ قسم کی امراء کے بھاؤ سے ۱۱ روپیہ فی کنڈی زیادہ موجودہ نرخ پر ملتا ہے۔ اور نم روئی ۵ سے ۷ روپیہ فی کنڈی امراء کے بھاؤ سے کم پر بکتی ہے۔ اس طرح برار کے لوگوں کو ۱۸ روپیہ فی کنڈی کی بجائے صرف ۶ روپیہ فی کنڈی روئی کو نم کرنے سے ملے۔ بمبئی کے کچھ سوداگروں کو معلوم ہوا کہ جو روئی زیادہ نم نہ تھی اور جس کو وہ امید کرتے تھے کہ وہ امراء سے ۵ روپیہ فی کنڈی زیادہ پر بکیں گے وہ پانچ روپیہ فی کنڈی کم پر بک رہی ہے خاندیش کی سوکھی روئی جو کہ اول درجے کی بھی نہیں ہے وہ بھی سات روپیہ فی کنڈی امراء کے سٹے کے نرخ سے زیادہ بک رہی ہے۔ حالانکہ معمولی طور پر خاندیش کی روئی برار کی روئی سے کم قیمت پر بکتی ہے۔ یہ مثالیں ظاہر کرتی ہیں کہ روئی کو بھگونے سے کس قدر نقصان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ معلوم ہونا چاہئیے کہ ایسٹ انڈیا کاٹن ایسوسی ایشن نے ان گیلی روئی کے فروخت کرنے والوں کو جنہوں نے اس کو سٹے میں لگایا تھا کافی نقصان پہنچایا۔ یعنی بعض حالتوں میں کم قیمتیں دیں اور بعض حالتوں میں لینے سے بالکل انکار کر دیا۔

شمالی حصوں کے تاجران گانٹھ باندھنے والے کارخانوں کے مالکان نے اس خیال سے روئی کو نم کیا تھا کہ وہ اپنے مال کو بیچ کر خرابی ظاہر ہونے سے پہلے ہی روپیہ وصول کر لیں گے۔ یہ صرف روئی کے شروع موسم میں ہی ممکن تھا۔ جونہی شیوگاؤں جیسی جگہوں کی روئی میں نمی معلوم ہوئی خریدار روئی کے خراب ہو جانے کے اندیشہ سے اور رکھے ہوئے مال میں نقصان ہو جانے کی وجہ سے گھبرا گئے اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ امراء کا بھاؤ گر گیا۔ اور شمالی منڈیوں میں کپاس کا بھاؤ سستا ہو گیا۔ اگر ایک دفعہ کسی علاقے کی روئی بدنام ہو جائے تو نرخ پر فوراً بڑا برا اثر پڑتا ہے۔ اور پھر بھاؤ کا چڑھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ اس سے آخرکار کاشتکار کو ہی نقصان پہنچتا ہے۔

بمبئی میں کمیشن ایجنٹوں کی معرفت کافی مقدار میں روئی بکتی ہے شمالی حصوں کے گیلی روئی کے مالکان اب محسوس کرتے ہیں۔ کہ اس طرح کی بری حرکتوں سے کبھی فائدہ نہیں ہوتا۔

روئی کو نم کرنا گذشتہ زمانے میں بہت رائج تھا جب کہ فصل موسمی خطروں اور کالی پتی سے بچی ہوئی تھی۔ دوسرے الفاظ میں خیال وجہ کر روئی کو نم کرنے سے اچھے موسموں میں اچھی روئی کا ملنا کم کر دیا گیا۔ بعض دفعہ یہ دلیل پیش کی جاتی ہے کہ روئی کو گانٹھ باندھنے کے لئے نم کرنا ضروری ہے۔ در اصل یہ واقعہ نہیں اگر ایک معمولی گانٹھ باندھنے والے کارخانے کو ٹھیک حالت میں رکھا جاوے تو خشک روئی کی پورے وزن کی گانٹھ باندھنے میں کوئی وقت پیش نہ آوے گی جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ کہ روئی کو نم کرنے کا خاص مدعا غیر واجب طریقہ سے روئی کا وزن بڑھانا ہے۔ جو کہ عام طور پر عارضی ہوتا ہے مگر روئی کو نقصان مستقل طور پر پہنچتا ہے۔ جس سے کاشتکار تجار اور کاتنے والوں کو برابر نقصان پہنچتا ہے سینٹرل کاٹن کمیٹی ان واقعات کو عام طور پر اعلان کرنا چاہتی ہے تاکہ اس طرح کی کوتاہ اندیشیوں سے کاشتکار آئندہ نقصان سے محفوظ رہیں۔

تلاش گمشدہ

میرے بھائی میاں قمرالدین صاحب مورخہ ۱۲ اپریل سے کہیں باہر چلے گئے ہیں۔ عمر ۰ ۵ سال قد میانہ رنگ گندمی اگر کسی صاحب کو ملیں یا اگر وہ خود اس

میڈیکل سکول امرتسر میں داخلہ

میڈیکل سکول امرتسر میں داخل ہونے کے واسطے درخواستیں دینے کی تاریخ میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے چودہ دن بعد تک ہے۔ اس کے بعد کوئی درخواست نہیں لی جاتی۔

شرائط داخلہ یہ ہیں۔

(۱) امیدوار صوبہ پنجاب کا رہنے والا ہو۔ اگر پنجاب کے باہر رہنے والا ہو۔ تو کسی ریاست کی طرف سے نامزد ہو کر داخل ہو سکتا ہے۔

(۲) امیدوار کی عمر یکم اکتوبر ۱۹۳۸ء کو ۱۶ اور ۲۱ کے درمیان ہو۔

(۳) امیدوار نے میٹرک کے امتحان میں ۴۰۰ سے زائد نمبر حاصل کئے ہوں

(۴) پنجاب یونیورسٹی سے سائنس کا امتحان پاس کیا ہو۔ (نوٹ) ایف۔ ایس سی۔ بی۔ ایس۔ سی کو ترجیح دی جاتی ہے

(۵) عام جسمانی حالت اچھی ہو۔

(۶) نظر درست ہو۔ اگر خدانخواستہ کچھ نقص ہو۔ تو مناسب عینکیں لگوا کر آئیں۔

اگر کوئی صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کلاس کے علاوہ ڈسپنسر۔ ڈریسر کلاس میں داخل ہونا چاہیں۔ تو اس کلاس میں ۴۰۰ سے کم نمبر حاصل کرنے والے بھی داخل کرلئے جاتے ہیں۔ داخلہ کے وقت سکول کا خرچ تقریباً ۱۰۰/۴۰ روپے ہوتا ہے اور ہوسٹل کا خرچ اس کے علاوہ ہے طلباء کو عام طور پر ہوسٹل میں ہی رہنا پڑتا ہے۔ جہاں تقریباً ۱۰۰/۱۰ روپے خرچ خوراک ہے۔ اور مبلغ ۵/ ماہوار ہوسٹل فیس ہے اور باقی خرچ اس کے علاوہ ہے۔ زیادہ تفصیلات کے لئے پراسپکٹس سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور یا دفتر پرنسپل صاحب میڈیکل سکول امرتسر سے ۸ آنے کے ٹکٹ بھیجنے پر مل سکتے ہیں۔

(۷) داخلہ کی درخواست کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفکیٹ ضرور ہونے چاہئیں۔ (الف) ہیڈ ماسٹر صاحب سے حاصل کردہ پرویژنل سرٹیفکیٹ (ب) گورنمنٹ سے حاصل کردہ کیریکٹر سرٹیفکیٹ (ج) اپنے علاقہ کے کسی گورنمنٹ آفیسر سے جو تحصیلدار کے عہدہ سے کم نہ ہو۔ حاصل کردہ سرٹیفکیٹ۔ (د) فارم کسی معزز آدمی سے تصدیق کرائی جائے۔ (ہ) ڈاکٹر کے لڑکے کو داخلہ کے وقت مقابلہ میں ۴۰۰ نمبر رعائتی دیئے جائیں گے۔

(۸) میٹرک میں سائنس میں پاس ہونے کا سرٹیفکیٹ علیحدہ فارم داخلہ کے ساتھ ضرور دینا ہے۔

طفیل احمد ڈار فورتھ ایر سیکرٹری احمدیہ میڈیکل ایسوسی ایشن امرتسر۔

اشتہار

باجلاس ٹھاکر سنت چند صاحب پی سی ایس صاحب کلکٹر بہادر گوجرانوالہ

بمقدمہ سید بی بی نابالغہ دختر اللہ دتہ برفاقت فضل داد پیر بخش ماموں نابالغہ سکنہ بوبلے تحصیل گوجرانوالہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ اپیلانٹ

بنام

اللہ داد۔ نبی بخش پسران ٹھنڈر۔ گوہر ولد نتھو۔ لبھا فاطر العقل ولد نتھو بولا بیہ۔ اللہ داد رسپانڈنٹ ۱ع قوم جیٹ سکنہ بوبلے تحصیل و ضلع گوجرانوالہ رسپانڈنٹان

اپیل بنا راضی حکم نائب تحصیلدار صاحب گوجرانوالہ مورخہ ۲۲-۱۲

مقدمہ بالا میں رپورٹ نوٹس سے پایا گیا ہے۔ کہ مسمی گوہر ولد نتھو رسپانڈنٹ تعمیل نوٹس سے دانستہ گریز کر رہا ہے۔ اور وہ روپوش ہے۔ لہٰذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسمی گوہر مذکورہ بالا مورخہ ۳۸-۵-۶ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت ہذا ہوکر پیروی اپیل ہذا نہ کریگا۔ تو اس کے خلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۲۵ ماہ اپریل ۱۹۳۸ء بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط حاکم)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۲۷ اپریل۔ ایک غیر معمولی گزٹ مظہر ہے۔ کہ پنجاب کے تمام اضلاع میں ہیضہ پھیلنے کا خطرہ ہے اور قانون کے موجودہ معمولی قواعد اس دباء کی روک تھام کے لئے ناکافی ہیں۔ لہٰذا گورنر پنجاب نے تمام ڈپٹی کمشنروں کو زائد اختیارات تفویض کر دیئے ہیں ان اختیارات کے ذریعہ ڈپٹی کمشنر مریضوں کے کیمپ۔ ہسپتال اور طبی معائنہ کی آسامیاں قائم کر سکتے ہیں۔

قاہرہ ۲۷ اپریل۔ اطلاع مظہر ہے کہ محمد محمود پاشا نے شاہ فاروق سے اختلافات کی وجہ سے وزارت عظمیٰ سے استعفیٰ پیش کر دیا جسے بادشاہ نے منظور کر لیا ہے۔ اور نئی کابینہ مرتب کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ آج ہی نئی وزارت بھی مرتب ہو گئی ہے۔ جس میں زیادہ تر پہلی وزارت کے ممبر ہی ہیں۔

بمبئی ۲۷ اپریل۔ آج بمبئی میں ہر طرح سے امن رہا۔ ہر دو اقوام کے لوگ اپنے کاروبار میں مصروف رہے۔ تاہم پولیس کے انتظامات بدستور موجود ہیں اور کرفیو آرڈر اور دیگر امتناعی احکام پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔

لکھنؤ ۲۷ اپریل۔ لکھنؤ میں امن قائم ہو گیا ہے۔ کرفیو آرڈر کا وقت شام کے ۸ بجے کی بجائے ۷½ بجے کر دیا گیا ہے۔

جے پور ۲۷ اپریل۔ دربار جے پور اور راجہ راؤ آف سیکر کے باہمی تنازعہ نے تشویشناک صورت اختیار کر لی ہے۔ آج فوج سے بھری ہوئی سپیشل ٹرین سیکر پہنچی ہے۔ سیکر کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ دربار جے پور سیکر پر قبضہ کرے گا۔ معلوم ہوا ہے گورنر جنرل ہند اس تنازعہ میں اسی صورت میں مداخلت کریں گے۔ کہ (۱) دربار جے پور مداخلت کی درخواست کرے (۲) حالات ایسی صورت اختیار کر لیں۔ کہ کشت و خون تک نوبت پہنچ جائے۔ اور ریاستی پولیس امن پر قابو پانے سے قاصر رہے۔ اس تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے گفت و شنید کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے

کلکتہ ۲۷ اپریل۔ مسلمانوں میں کانگرس کا پراپیگنڈا کرنے کے لئے بنگال کی کانگرس نے چند کانگرسی مسلمانوں کی ایک کانفرنس منعقد کرائی جس میں قرار پایا۔ کہ صوبہ بنگال کے مولویوں کی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جس میں بیرون بنگال کے بھی مولوی مدعو کئے جائیں اور اس طرح مسلم عوام میں کانگرس کا پراپیگنڈا کرنے کی فضا تیار کی جائے۔

لاہور ۲۷ اپریل۔ انجمن اسلامیہ پنجاب کی مجلس عاملہ نے اس مفہوم کی ایک قرارداد منظور کی ہے۔ کہ چند ارکان پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے جو علامہ اقبال کی قبر پر مقبرہ بنانے کے لئے ضروری انتظامات کرے گی

لاہور ۲۷ اپریل۔ اخبار "ٹریبیون" کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اڑیسہ کے لئے مسٹر ڈین۔ آئی۔ سی۔ ایس ریونیو کمشنر کو قائم گورنر مقرر کئے جانے کے مسئلہ پر آل انڈیا کانگرس کمیٹی اپنے آئندہ اجلاس میں دوبارہ غور کرے گی اب یہ سوال زیر بحث نہیں ہوگا۔ کہ آئندہ کے لئے ایسے تقرر اس صوبہ کی پراونشل سروس میں سے نہ کئے جائیں۔ بلکہ اس بارے میں صاف اور واضح اعلان کے لئے کانگرس حکومت ہند اور حکومت انگلستان سے مطالبہ کرے گی۔

لکھنؤ ۲۷ اپریل۔ گورنر یو پی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مقروض کسانوں کی آئندہ فصل ربیع کا ہے حصہ کسی ڈگری کی تعمیل میں قرق یا فروخت نہیں ہو سکیگا۔ اس اعلان کا مقصد یہ ہے کہ کسانوں کو آئندہ فصل بونے اور اپنا گذارہ چلانے کے لئے امداد دی جائے۔

لکھنؤ ۲۷ اپریل۔ یو پی اسمبلی کی کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ میں اس جون میں یورپ جا رہا ہوں تا وہاں کے سیاسی حالات کا مطالعہ کروں اور واپس آ کر کانگرس ورکنگ کمیٹی کو مشورہ دوں کہ فیڈریشن کی مخالفت کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔

شنگھائی ۲۷ اپریل۔ جاپانی فوجی حکام نے ایک برطانی جہاز کو جو دریائے ینگسی سے گزر رہا تھا روک لیا اور جہاز کی تلاشی لی۔ لیکن اس میں سے کوئی اسلحہ برآمد نہیں ہوا۔

بنگلور ۲۷ اپریل۔ میسور پولیس ایکٹ کے ماتحت ۴ کانگرسی لیڈروں کو نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ وہ تین ماہ کے لئے کسی پبلک جلسہ میں تقریر نہ کریں۔ میسور کانگرس کمیٹی نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ کانگرسیوں کو اس بات کی اجازت دی ہے۔ کہ وہ اپنے بنیادی حقوق کی حفاظت کے لئے امتناعی احکام کی خلاف ورزی کر سکتے ہیں۔

فیروز پور ۲۷ اپریل۔ یہاں سے ۸ میل کے فاصلہ پر گورو سر سہائے منڈی کے مشہور گدی دار مہنت گوردوارہ سنگھ رئیس کے قتل کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج صبح ایک شخص نے تین اشخاص پر بندوق سے فائر کئے ان میں سے ایک اسی وقت ہلاک ہو گیا۔ اس کے بعد مبینہ حملہ آور مہنت کے مکان پر گیا اور اسے بھی گولی کا نشانہ بنا دیا۔

کلکتہ ۲۷ اپریل۔ انڈین چیمبر آف کامرس نے حکومت ہند کو ایک چٹھی بھیجی ہے۔ کہ ہندوستان اور برما کے درمیان ڈاک کے نرخوں میں جو کمی کی گئی ہے وہ بہت تھوڑی ہے حکومت ہند کو چاہیئے کہ ہر دو ممالک کے درمیان ڈاک اور تاروں کے نرخ گذشتہ شرح پر لائے جائیں۔

بنوں ۲۷ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بنوں ریلوے لائن پر بموں کے پھٹنے کے واقعات سے متاثر ہو کر حکومت نے انگریز افسروں کا اس لائن پر سفر کرنا ممنوع قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ خطرہ سے آگاہی حاصل کرنے کے لئے ہر روز انجن کے آگے چند خالی ڈبے لگا دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ اگر کوئی شرارت کی گئی ہو۔ تو مسافروں کو اس سے بچایا جائے۔

ٹرانا ۲۷ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آج البانیہ کے بادشاہ زوغو کی شادی ہنگری کی عیسائی خاتون کاؤنٹس جیرلڈین سے ہو گئی۔

لنڈن ۲۷ اپریل آئرلینڈ اور انگلستان کے مابین معاہدہ کو قانونی شکل دینے کے لئے برطانوی پارلیمنٹ اور آئرش پارلیمنٹ میں پیش کیا جا رہا ہے۔ مسٹر ڈی ویلرا نے اعلان کیا ہے کہ اس معاہدہ سے ہمیں دنیا کے تمام ممالک سے براہ راست تعلق قائم کرنے کی آزادی مل گئی ہے۔ اور ہماری بندرگاہوں پر جو برطانی بحری فوج ہے وہ بھی ہٹالی جائے گی۔

بمبئی ۲۷ اپریل۔ بمبئی سٹی پولیس ایکٹ کی ترمیم کا بل آج پھر بمبئی اسمبلی کے سامنے پیش ہوا۔ گورنمنٹ نے ڈاکٹر امبیدکار کی اس ترمیم کو منظور کر لیا۔ کہ یہ بل فرقہ وار فسادات پر حاوی ہوگا۔ بالآخر یہ ترمیم کثرت رائے سے پاس ہو گئی۔

الہ آباد ۲۷ اپریل۔ نواب سر محمد یوسف کی زیر صدارت آگرہ کی پراونشل زمیندارز ایسوسی ایشن کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس میں اس رائے کا اظہار کیا گیا۔ کہ کسانوں اور مالیہ کے متعلق مجوزہ قوانین کسانوں اور زمینداروں دونوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہونگے۔ علاوہ ازیں ایک تجویز یہ بھی منظور کی گئی۔ کہ اگر حکومت نے انہیں پاس کر دیا۔ تو زمیندار سول نافرمانی شروع کر دیں گے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی